اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ عہ

اضلاع بیرونجات سے مع محصول ڈاک ۔ عہ

دو کاپی سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی ۔ عہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت بھیجی جائیگی

ہر حالت میں قیمت پیشگی بھیجا ئیگی ✝

ایڈیٹوریل

دھرم جیون کا یہ لکھنا موجودہ زمانہ کے حالات پر غور کرنے سے واقعی بہت ہی صحیح اور درست ہے ۔ کہ ذہنی تعلیم کے بڑھنے مگر دل کے بدستور ناپاک رہنے کے خوفناک نتایج کا اندازہ خصوصیت سے اخبار ہو رہا ہے جہاں ٹیلیگراف ۔ پریس اور رپورٹیں شایع کرنیکا طریق وغیرہ اپنے طور پر بہت اچھی چیزیں ہیں وہاں یہی چیزیں اپنے استعمال کے باعث اسقدر تباہی کا موجب بنتی ہیں ۔ کسی معاملہ کی اصلیت تک پہنچنا سخت دشوار ہو رہا ہے ۔ ذاتی رائے یا علمی اصول تو کہیں رہے کسی عام واقعہ کی بابت ٹھیک رپورٹوں کا ملنا نہایت مشکل امر ہو گیا ہے ۔ ایک جلسہ ہوتا ہے ہزار آدمی اسمیں آتے ہیں اور دوسرے دن اخبارات میں اسکے متعلق تاریں اور نوٹس دیکھو تو جنمیں تعداد حاضرین پانچہزار بتائی گئی ہے ۔ دوسرا جلسہ ہوتا ہے اور اگر ہزار تعداد حاضرین ہو تو "تعلیم یافتہ" مخالفین کی تاریں اور چٹھیاں اسے دو سو تک پہنچانے بغیر نہ چھوڑینگی ۔ ایک ہی جلسہ ہے ایک ہی جگہہ اور ایک ہی وقت میں منعقد ہوتا ہے ۔ دو "تعلیم یافتہ مہذب" لکھنے بیٹھتے ہیں اور نتیجہ یہہ کہ دونوں کے بیانات میں زمین و آسمان کا فرق موجود ہے گویا سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا دینا انکے نزدیک کوئی بری بات نہیں دنیا کو کھلے بندوں دھوکہ دینا انکے نزدیک کوئی جھجک کی بات نہیں آجکل جہاں ہند گورنمنٹ اور مشن سکولوں و کالجوں کے ذریعہ سے مغربی علوم حاصل کرکے ذہنی تعلیم میں بڑھگئے ہیں ۔ مگر ان کے دل کے بدستور ناپاک رہنے سے نہ صرف خوفناک نتایج مذکورہ بالا

ظہور میں آرہے ہیں بلکہ ایک اور نہایت خوفناک نتیجہ پیدا ہو رہا ہے کہ اکثر لوگ مذہب کو ایک صرف زبانی بات جسکی دراصل کچھ حقیقت نہ ہو سمجھنے لگے ہیں ۔ انکے آبائی مذہب کی غلطیوں اور خلاف علم و عقل تعلیمات و رسومات نے انپر ظاہر ہو کر اس بات پر مجبور کر دیا کہ اپنے لئے کوئی نیا طریقہ ایجاد کریں جو یک ظاہری مذہب ہوتا کہ کسی صورت سے علوم مغربی کے ساتھ علم الٰہی کو جو مسیح پر ایمان لانیکی تعلیم انسان کو دیتا ہے بر طرف کرکے اپنے کو اپنے ہم ملک اور ہم قوموں کی نظر میں مطعون و حقیر ہونے سے محفوظ رکھ کے ان کے شامل حال رہیں ۔ اس صورت میں بیشک ذہنی تعلیم میں ترقی کرتے جاتے ہیں لیکن دل نہ صرف بدستور ناپاک رہتے بلکہ اکثر ناپاک ترین بنجاتے ہیں ۔ اور خوف ہے کہ ایسی صورتیں لوگوں کو علانیہ درجہ الحاد تک نہ پہنچا دیں ۔ کلام الٰہی سے ثابت ہوتا کہ دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز ہے ۔ انسان کے دل کا خیال لڑکپن ہی سے برا ہے ۔ دل ہی سے برے خیال زناکاری ۔ حرامکاری ۔ خون ۔ چوری لالچ ۔ شرارت ۔ مکر ۔ مستی ۔ بدنظری ۔ کفر ۔ غرور ۔ بیوقوفی نکلتے ہیں ۔ انکا دل لالچوں میں مشتاق ہے ۔ انکے فریب خوردہ دل نے انہیں ایسا بہکایا کہ وہ اپنی جان بچا نہیں سکتے ۔ پس در حالیکہ ہم

بنی آدم طبیعت سے ناپاک اور گناہ آلودہ ہیں تو ضرور ہے کہ انکو پاک کرنے اور گناہوں سے متنفر کرنیوالی قوت کسی جانب سے انکے دل میں آوے اور ذہنی تعلیم کی ترقی کے ساتھ اُن کے دلوں کو بھی پاکیزگی و تقدیس میں ترقی بخشے۔ اور وہ قوت الٰہی روح ہے جسے ہم مسیحی لوگ روح القدس کہتے اور ویدوہرمی صاحبان اُسے دیو شکتی نام دیتے ہیں۔ اور یہہ سب نعمتوں سے اعلیٰ ترین نعمت اُنہیں کو عطا کیجاتی ہے جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے کیونکہ کوئی شخص بغیر روح القدس کے اُسکو خداوند نہیں کہہ سکتا۔ اور یوں اس نام کو چاہو کسی زبان میں استعمال کرو خواہ اُسے دیو شکتی کہکے پکارو جیسا قرآن میں لکھا گیا ہے۔ روح القدس کہو لیکن جبتک اب و ابن و روح القدس مبارک اقانیم ثلاثہ واحد لاشریک خدا کے معتقد نہ ہو دلی تقدیس حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔

ہو تثلیث الٰہی عقل انسانی سے گو باہر
صداقت اسکی لیکن دیکھ لیتا ہے جسکا جی چاہے

خلاصۃ المصائب میں روایت ہے کہ ایک روز محمد صاحب گلوئے حسین کے بوسے لیتے تھے تو انہوں نے پوچھا کہ اے نانا کیا باعث ہے کہ آپ اکثر میرے گلے کو چومتے ہیں۔ پس حضرت روئے اور فرمایا اے فرزند میں اس لئے چومتا ہوں کہ ایک دن یہہ گلا خنجر ظلم و ستم سے کاٹا جائیگا۔ حسین نے عرض کی اے نانا کس جرم و گناہ پر مجھے قتل کرینگے۔ حضرت بولے تو معصوم ہے جرم و خطا سے لیکن شفاعت میری اُمت کی تیری شہادت پر موقوف ہے۔ ضرور نہیں کہ ہم اسوقت اسپر کچھ لکھیں کہ حسین جرم و خطا سے واقعی معصوم تھے یا نہیں کیونکہ ہم یہہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ کفارہ کی ضرورت حضرت کو معلوم تھی اگرچہ انہوں نے قرآن میں اس بھاری ضرورت کا کچھ ذکر نہیں کیا۔ اور امت محمدی کی نجات صرف انکے اعمال حسنہ پر موقوف رکھی گئی ہے تو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اہل اسلام بالاتفاق شہادت حسین کو رفاہ امت پر محصور و منسوب کرتے ہیں۔ اور جو حقیقی اور سچ بحث اشخاص مسیح کی صلیبی موت اور اُسکے کفارہ گناہان مومنین ہونے پر اعتراض کیا کرتے اور کہا کرتے ہیں کہ گناہ تو کرے دوسرا اور اُسکے بدلے میں مارا جائے کوئی دوسرا یہہ کہاں کا انصاف و عدالت ہے وہ اسپر غور کریں کہ حضرت نے بھی نجات امت محمدیہ کو قتل حسین پر موقوف و منحصر ٹھہرایا ہے۔ البتہ یہہ ضرور ہے کہ کفارہ گذراننے والا عیوضی گناہان کبیرہ و صغیرہ سے عقلاً و نقلاً پاک اور معصوم ہو۔ اب ہم اہل انصاف کی توجہ اور غور اس فیصلہ پر رجوع کراتے ہیں کہ فی الحقیقت کون ایسا ہے کیا وہ شخص جسنے مخالفوں کے روبرو دعوے کیا اور کہا کہ "کون تم میں سے مجھپر گناہ ثابت کرتا ہے" یوحنا ۸-۴۶ اور جسکے حق میں کلام الٰہی میں لفظ قدوس لکھا اور کہا گیا دیکھو لوقا ۱ باب ۳۵- اعمال ۳-۱۴- اور ۴- ۳۰ یا وہ شخص جسنے کہا ہو طاعتی قلیل و معصیتی کثیر یعنی میری عبادت تھوڑی اور میرے گناہ بہت ہیں؟ احکام الایمہ +

عہد جدید کی صحت کی قدیم تواریخی گواہی کا بیان جو اخبار ہذا کے ہر ایک نمبر میں متواتر شایع کیا گیا مطالعہ ناظرین سے گذرا ہوگا۔ منصف و حق جو اور خداترس اشخاص پر روشن ہوا ہوگا کہ عہد جدید کی صحت ایسی قوی و قاطع دلایل و براہین اور موافقین و مخالفین کی شہادتوں سے پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ اُسکے صحیح و بلاتحریف و تبدیل ہونے اور متواتر سے مسیحی کلیسیا کو پہنچنے میں ذرہ بھر شک و شبہ کو دخل نہیں دے سکتے۔ لیکن جن لوگوں کی دینی کتاب و تعلیمات مذہبی کتب مقدسہ کے خلاف ہیں۔ باوجود دیکہ وہ انکے من جانب اللہ ہونے کے مقر و معترف ہوں ایسوں کے لئے بجز اسکے کچھ چارہ نہیں کہ وہ ہر نوع ہی کوشش کرتے اور کہتے رہیں کہ کتب مقدسہ موجودہ اصلی کتب نہیں ہیں پر مصنف کا یہہ لکھنا واقعی نہایت درست معلوم ہوتا ہے کہ ان باتوں کا بیان کرنا کیسا مشکل ہے جبکہ لوگ معقول اور سادہ سچائی کو قبول کرنا نہیں چاہتے"۔ اب ہم باب مذکورہ کو ختم کرکے ایک دوسرا مضمون جسکا عنوان "مسیح کی عدیم النظیر شخصیت" ہے شروع کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ ناظرین اخبار اسکو بھی بغور و دلچسپی مطالعہ فرمائینگے +

فی الحال ہمارے پاس ایک رسالہ ہندی و اُردو میں موسوم بہ "نیاز مند" پہنچا ہے۔ جسکو مرزا باز حسین صاحب نے مطبع اعجاز محمدی آگرہ میں چھپوا کر شایع کیا ہے۔ اسمیں علم تصوف یا حیوانی و روحانی کے مختلف نام اور وجہ تسمیہ بیان کئے گئے ہیں اور لکھا ہے کہ علم مذکور کسی شریعت کے خلاف نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صوفیوں کے خیالات و اعتقادات کے موید و مقلد ہیں۔ تاہم ایک بات جو اس رسالہ کے صفحہ دس میں مسیحی مذہب کی نسبت لکھی گئی ہم اُسکو بطور اقتباس لکھتے ہیں اور اسکی بعض باتوں سے اپنی موافقت اور بعض سے مخالفت ظاہر کرنا ضروری جانتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "یہہ عجیب و غریب مذہب جسکا بانی مبانی مسیح خیال کیا گیا ہے اسنے موسیٰ کی طولانی شریعت جو صرف دس احکام پر محدود تھی صرف دو چھوٹے فقروں پر تمام کردی (۱) خداوند کو دل سے پیار کرنا (۲) ہمجنس سے نیکی کرنا۔ یہہ دو فقرے موسیٰ کی شریعت کا انتخاب ہیں۔ بلکہ تمام دُنیا کے جملہ مختلف مذاہب کا خلاصہ یہہ وہ دو اصول ہیں جنپر اعلیٰ درجہ کی شایستگی محدود ہے۔ الغرض مسیحی شریعت کا اصول پہلا فقرہ ہے اور فرایض مذہب دوسرا فقرہ"۔ مصنف رسالہ پھر یہہ لکھتا ہے کہ "جملہ صوفی المذہب اُس اصول پر اپنے تصوف کی بنیاد قایم سمجھتے ہیں اور فرض مذہب کو بسر و چشم قبول کرتے ہیں۔ بلکہ اُنھوں نے اس اصول اور فرایض کی نسبت زور دیکر کہا ہے کہ صوفیوں کے دل میں وجد اور محویت پیدا کرنیوالا یہی اصول ہے۔ اور تصوف کی تکمیل اسی فرایض مذہبی پر محدود ہے"۔ اسپر ہم اتنا لکھنا مناسب جانتے ہیں کہ اس عجیب و غریب مذہب کا بانی مبانی مسیح خداوند نہ صرف خیال کیا گیا بلکہ بدلایل علمی و عقلی قبول و تسلیم کیا گیا ہے۔ اگر اہل تصوف اس

پر اپنے تصوف کی بنیاد قائم کرتے اور نفس مذہب کو بسر و چشم قبول کرتے ہیں تو ہم بہت خوش ہیں لیکن صوفیوں کے ولیں اس صورت وجد و محویت پیدا ہو کر مصنوعی اوچھلنے کودنے اور مطربوں کے ساز کی آواز و تال و نغم پر ناچنے پھرنے کو ہم پسند نہیں کرتے۔ آگے چلکر جو مصنف نے یہہ لکھا ہو کہ "ریاضت صوفیہ اُس سے مسیحی مذہب کو انکار نہیں" بس اسکی نسبت ہم مصنف رسالہ کے لئے انجیل مقدس سے یہہ ظاہر کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ "بدنی ریاضت کا فایدہ کم ہی پر دینداری سب باتوں کے واسطے فایدہ مند ہی کہ حال و استقبال کی زندگی کا وعدہ اُسکے لئے ہی۔ ا تمطاؤس ۴ ۸۔ شاید آپ کی مراد رومن کیتھولک منک لوگوں کی ریاضت سے ہی تو بیشک ایسی ریاضت سے مسیحیوں کو انکار ہی +

نور افشاں نمبر ۸ مطبوعہ ۱۹ فروری میں ہم نے بذیل تصحیح غلط فہمی نامہ نگار آئین دہی لکھا تھا کہ اگر مناسب معلوم ہوا تو ہم پادری ہیٹمین صاحب کی چٹھی کا ترجمہ جو ۹ فروری کے سیول و ملیٹری گزٹ میں شایع ہوئی کسی موقع پر درج اخبار کرینگے چونکہ آج کل ہندوستان کے ہر ایک اخبار میں کچھہ نہ کچھہ تذکرہ نو مسلمین لیورپول کا ہو رہا ہی اور بعض دل چلے اشخاص شرط لگانے اور انگلستان کو جانے اور چندہ فراہم کرنے اور لوگوں کو یورپ میں ترقی اسلام کا یقین دلانے میں سرگرم و کوشاں ہیں لہذا مناسب ہو کہ ہم صاحب موصوف کی چٹھی کا ترجمہ جو نصرت الاخبار دہلی میں قبل ازیں شایع ہوا ہی ناظرین نور افشاں کے لئے درج اخبار کریں +

(ڈارکسٹ انڈیا)

جناب بوتھہ ٹکر صاحب نے ایک انگریزی کتاب بعنوان بالا جسکے معنی "نہایت تاریک ہندوستان" ہیں تصنیف کی ہی- اس کتاب میں اس ملک کے غریب و مفلوک لوگوں کا حال بخوبی بیان کیا گیا ہی- جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ہندوستان میں بہت لوگ ہیں جنکے پاس کچھہ کھانے کو نہیں ہی- اور نہ وہ کسیطرح سے اپنے واسطے روٹی پیدا کر سکتے ہیں- وے کبھی بھیکھ مانگ کر کچھہ کھا لیتے اور کبھی تھوڑا کام انہیں مل جاتا ہی جسکا کچھہ ٹھکانا نہیں ہی- وے اکثر بھوکے پھرتے رہتے ہیں- بہت لوگ ایسے ہیں جو پیٹ کی خاطر چوری کرتے اور انواع و اقسام کے بُرے کاموں کے مرتکب ہوتے ہیں- حساب کیا گیا ہی کہ ان بیچارے لوگوں کا شمار کم سے کم ملک کی آبادی کا دسواں حصہ ہوگا- اسمیں شک نہیں کہ سب اس بات کو تسلیم کرینگے کہ ایسا حال نہ ہونا چاہئے اور لازم ہی کہ مالدار و ذی مقدور اشخاص اپنے ہموطنوں کی مدد کریں- بہت ایسے ہیں جو مدد کرنے کو تیار ہیں پر وہ نہیں جانتے کہ کیسے کریں- صاحب مصنف نے تجویز کی ہی کہ جس سے ان بیچاروں کی مدد ہو سکے- وہ تجویز یہہ ہی کہ بمبئی کلکتہ- مدراس اور اور بڑے شہروں میں مکتی فوج کیطرف سے کام کا ایسا انتظام کیا جائے کہ جتنے لوگ ننگے ہیں جائیں انہیں حسب حیثیت و لیاقت کام دیا جائے اور جو کام نہیں کر سکتے انہیں کھانا دیا جائے- جو کاشتکاری کر سکتے اُنکے لئے زمین کا بندوبست کیا جائے اور اُمید ہی کہ ایسے بہت لوگ گاؤں میں بسائے جائیں جو اپنی محنت و کمائی کی روٹی کھا کے خوش رہیں اور نیکی کی راہ اختیار کریں- زمین مل سکتی ہی اور سب تجویزیں ہو سکتی ہیں بشرطیکہ سب کے سب اس کام میں مدد کریں اور اخراجات ضروری صاحب موصوف کے پاس بھیجدیں- اس کام کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت ہی- ہم سفارش کرتے ہیں کہ انگریزی خوان اشخاص ضرور اس نئی کتاب کو منگا کے مطالعہ کریں تاکہ اُس کے کل مطالب سے واقفیت حاصل ہو- نہایت عمدہ بات ہوگی کہ صاحب موصوف اسمیں کامیاب ہوں +

غور طلب- یاد کر تو کہاں سے گرا ہی اور توبہ کر اور پہلے کام کیا کر نہیں تو میں تجھہ پر جلد آؤنگا اور اگر تو توبہ نہ کرے تو تیرے شمعدان کو اسکی جگہہ سے ہٹا دونگا- مکاشفات ۲- ۵

پانچواں باب

مسیح کی عدیم النظیر شخصیت سے دین عیسوی کے لئے دلیل

کوئی شخص اس بات کا انکار نہیں کر سکتا کہ وے نتایج جو مسیح کے سبب سے تواریخ میں پیدا ہوئے ہیں عجیب قسم کے ہیں- یہہ وہ سرچشمہ ہی جس سے نہ صرف کلیسیا بلکہ آخری زمانہ کی جملہ تواریخ کی ندی جاری ہوئی ہی- وہ ایک ایسا تیزاب تھا کہ جس نے چھلکے سے پُرانے مذہب اور تہذیب کی زبردست طاقت کو گھلا ڈالا اور ایک ایسی تعمیر کرنیوالی روحانی قوت کہ جس نے ایک نئی تہذیب اور مذہبی زندگی کو تعمیر کیا- اور فی الحقیقت فرض مسیحیت اور زمانہ حال کی تہذیب ہی اپنی اصلیت کے لئے مسیح کی مقروض نہیں ہیں بلکہ ایسے مخالف مذہب بھی جیسا کہ اسلام ہو اُسی کے قرضدار ہیں- کیونکہ اگر مسیحیت اور یہودیت پہلے سے موجود نہ ہوتے تو یقین ہی کہ اسلام ہرگز ظہور میں نہ آتا +

لیکن اس سب معاملہ میں یہہ ظاہر ہو کہ وہ مسیح ہی ہی جو روحانی طاقت و قوت کا چشمہ اور اُسکا زندہ دل ہی- مسیحی تواریخ کی دھارنے اپنی اصلی حرکت اُسی سے پائی ہی- اگر ہم اُن لوگوں پر جو زمانوں کے درمیان تاریخ میں زبردست فاعل گذرے ہیں غور کریں تو ہم فوراً دیکھہ سکتے ہیں کہ انہوں نے مسیح ہی سے اثر حاصل کیا تھا- وے ایسے اشخاص تھے جیسے پولوس اور یوحنا اتھاناسیس اور اگسٹین لوتھر اور ناکس اور اُن سیکڑوں کا جو ذرا کم مشہور ہیں کچھہ ذکر نہیں ہی- لیکن یے اشخاص مسیح کے بغیر نہ کچھہ تھے اور نہ کچھہ ہو سکتے- وے خود نہ تھے لیکن مسیح اُنمیں تھا- اُنکی مشعلیں اُس آسمان سے اُتری ہوئی آگ سے جو مسیح میں مشتعل تھی روشن کی گئی تھیں اگر وہ نہوتا تو وے ہمیشہ کے لئے تاریک اور غیر روشن رہتیں- بنظر اولی ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ صرف مسیح میں کوئی بات بالکل بے نظیر و عجیب ہی

اس مقدمہ کے دوسرے پہلو پر نظر کرنے سے ہم فوراً دیکھتے ہیں کہ مسیح مسیحیت کے ساتھ بہ نسبت اس علاقہ کے کہ جو ایک فلاسفہ کا موجد اپنے قواعد سے رکھتا ہی بہت مختلف علاقہ رکھتا ہو ہم ارسطو یا اپیکیورس کینٹ یا ہیگل ریڈ یا ہربرٹ سپنسر کے قواعد کا بہت کامل علم بلا تعلق اُن کے مصنفوں کی شخصیت اور چال چلن کے رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ہم اسطرح پر مسیح اور مسیحیت کے درمیان تفرقہ نہیں کر سکتے ہیں فی الحقیقت مسیح خود مسیحیت ہی۔ مسیحیت کی ہر ایک بنیادی تعلیم اُسی تک پہنچتی اور اُسی سے تعلق رکھتی ہی۔ اگر ہم گناہ کے مسئلہ کی بابت ذکر کریں تو یہہ ہی تاریک خرابی اُسکو دنیا میں اور صلیب تک لائی اگر تثلیث کی بابت تو اُسکے وجود کی طرف تعلیم تثلیث ہمیشہ عاید ہوتی ہی۔ اگر کفارہ کی بابت تو وہ خود قربانی ہی۔ اگر ہم مسیحی ایمان کی بابت خیال کریں تو وہ وہی ہی جسپر ایمان لانا چاہئے اگر راستبازی کی بابت تو وہ خود اُسکی بنیاد ہی اگر تقدیس کی تو وہ خود اس کا نمونہ اور تمام پاک کرنیوالی طاقت کا سوتا ہی۔ اگر ہم قیامت کا ذکر کریں تو وہ آپ قیامت اور زندگی ہی۔ اگر عدالت کا تو وہ الہی مقرر شدہ منصف ہی۔ اگر آسمان کا تو اسی سبب سے کہ وہ وہاں رہتا ہی اُسکے لوگ بھی وہاں رہینگے جیسا کہ یورپ کے بعض پُرانے مذہبی شہروں میں تمام خاص سڑکیں اُس بڑے عبادت خانہ کی طرف جو بیچ میں ہی پہنچاتی ہیں اسطرح مسیحیت کی خاص تعلیمیں مسیح تک پہنچاتی اور اسمیں اپنا مرکز پاتی ہیں۔ وہ خود وہی مسیحی نظام اور زندہ مرکز ہی جسمیں سب چیزیں جڑی ہیں بحال رہتی ہیں۔ ہم مسیحیت سے مسیح کو ہرگز جدا نہیں کر سکتے جیسے ہم بدن سے روح کو بغیر فوراً موت واقع ہونیکے جدا نہیں کر سکتے ہیں۔

(باقی آیندہ)

مُراسلات

نیٹو کرسٹچن

بڑے دن کی چھٹی

یہہ بات تو بڑی خوشی کی ہی۔ کہ ہندوستان میں اسوقت سب قومیں اپنی اپنی قوم کی تعلیمی اور تمدنی حالت کی ترقی میں مشغول ہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھو تو مذہبی اصلاح بھی کر رہی ہیں کوئی ظاہر ہو اور کوئی در پردہ۔ اور ہر فرقہ کے سرغنہ اپنے فرقہ کو خواب غفلت سے بیدار کرنے میں رات دن کوشش کر رہے ہیں بہت سی سوسائٹیاں اور کمیٹیاں وغیرہ مجالس قایم ہو گئی اور ہوتی جاتی ہیں۔ وقت بوقت جگہہ جگہہ جلسے اور کانفرنس ہوتے ہیں جنمیں ہزاروں تک اہل جلسہ جمع ہو کر اپنے اپنے قوم اور فرقوں کی علمی اور تمدنی اور دینی باتوں کی نسبت غور اور فکر اور عمدہ عمدہ تجویزیں اور تدبیریں تعلیم اور تربیت کی سوچتے اور عمل میں لاتے ہیں۔

گذرے بڑے دن کی چھٹی کے دنوں ہی کی بابت خیال کیجئے کہ اُنہوں نے اُن دنوں میں کیا کیا کیا۔ دیکھو! اہل اسلام کا کتنا بھاری جلسہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا الہ آباد میں ہوا! ایک ہزار کرسیاں بھی معزز ممبران اور ذی عزت سامعان کے لئے بس نہ تھیں۔ پھر ملاحظہ کیجئے روئداد اُنکے جلسوں کی کہ کیسی کیسی ضروری اور مفید باتوں کی مسلمانوں کی تعلیم اور تربیت وغیرہ کی نسبت تجویزیں اور تدبیریں عمل میں آئیں۔

پھر ملاحظہ کیجئے۔ اُنسے پہلے بمقام لاہور کا یتھہ صاحبوں نے اپنے قوم کی بہتری کے لئے خاصکر اُنکی تعلیم اور تربیت کی کیا کیا فکریں کیں۔

پھر اسی تعطیل میں قوم بھارگو کا عمدہ کانفرنس لکھنؤ میں ہوا جس میں بھی اوپر کے جلسوں کی مانند دور دور سے سفر کر کے اہل کانفرنس تشریف لائے۔ دوسری قومی بہتری کی تدبیروں کے سوا تعلیم اور تربیت قومی کی طرف توجہ تام کی گئی۔ بورڈنگ ہوسوں کے اہتمام اور انتظام کے اور اُنکے وسایل اعانت کا اور غربائے قوم بورڈروں کی امداد کے بہتر طریقے اختیار کئے گئے۔ اور حضار جلسوں نے بڑی فیاضی اور دریا دلی دکھائی۔ نہ صرف اسی وقت بلکہ پہلے بھی بہت کچھ اور آیندہ کے لئے بڑے بھاری اور پکے وعدے کئے تعلیم یافتہ لوگوں کی سود اور بہبود کی تدبیریں کی گئیں۔

پھر وسط جنوری سنہ حال میں بمقام کلکتہ ایک بھاری جلسہ صاحبان یوریشین اور یورپشین کا قومی تعلیم اور تربیت کے بارہ میں ہوا اور کتنے ہی مفید اور ضروری امور کی لایق تدبیریں عمل میں لائی گئیں۔

پھر خالصہ کالج کے اجرا اور اُسکے انتظام اور اہتمام اور مصارف کی فکریں تو سارے پنجاب میں اسوقت ہو رہی ہیں۔

اب سوال یہہ ہی کہ خداوند کے میلاد مقدس کی یادگاری کے اور نوروز کی تعطیل کے دنوں میں ہمارے ملکی اور معزز اور دیسی خیرخواہ لوگوں نے تو ایسے ایسے عمدہ کام کئے بھلا ہم دیسی عیسائیوں نے اُن دنوں میں کیا کام کئے؟ غلط اور ناشکری کی بات ہوگی اگر اُن مقدسوں کے ہم شکر گذار نہ ہوں جنہوں نے جابجا ان مبارک تقریبوں میں دینی جلسے کئے اور دُعا اور نماز اور بیش بہا وعظ اور نصیحت اور بزرگانہ رفاقت اور صحبت سے لوگوں کو فایدہ پہنچایا۔ لیکن قومی تعلیم اور تربیت اور اُنکے سود و بہبود کا نام و نشان تو کہیں سُنا بھی نہیں گیا۔ اسکا ذکر اور فکر تو شاید خیال میں بھی نہیں گذرا۔ تو اُن مقدسوں کے سوا اور لوگ اُن روزوں کیا کرتے رہے؟ کچھ نہ پوچھو! افسوس کے سوا اور ہاتھ ملنے کے سوا کچھ نہیں بن پڑتا۔ گویم مشکل وگر نہ گویم مشکل!!! جہانتک دیکھا جاتا ہی اور دیکھا گیا ہی۔

ایسا نظر آتا ہے کہ اکثر بھائی تو تعلیم اور تربیت کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے جنکو کچھ خیال ہے تو اتنا ہے کہ تھوڑا شدبد ہو اور بس۔ پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل۔ باقی چیدہ چیدہ اہل دانش خوب جانتے اور پہچانتے ہیں کہ قوم کی حالت دینی اور دنیاوی کیسی خراب اور تباہ ہے۔ اور اُسکی تعلیم کی کیسی اشد ضرورت ہے۔ لیکن اس لئے خاموشی اختیار کئے ہیں کہ یہہ مرض لا دوا ہے اور جس بیماری کا علاج نہیں اُسکی فکر بے فائدہ ہے۔ جو جواب ۱۸۸۵ء میں بندہ کے اشتہار اور قواعد منشور کرشچن سوسائٹی کی بابت آئے تھے انکا لب لباب یہی تھا کہ اکثر بھائی قومی تعلیم اور تربیت کی کچھ حاجت اور ضرورت نہیں سمجھتے نہ اُسکی طرف کچھ توجہ ہے لیکن دوسرے معزز احباب اُسکی اشد ضرورت تو سمجھتے لیکن لوگوں کی بے توجہی اور بیفکری وغیرہ سے نہایت نا امید ہیں کہ اس بارہ میں کچھ بھی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ وہ فرماتے ہیں کہ لوگ ایسے سرگرم نہیں ہیں اور کچھ نہیں کرتے اور نہ کرینگے ۔

یہہ عاجز اول قسم کے بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مہربانی فرما کر اُن گذارشوں کو خیال فرمائیں جو بار ہا سال بندہ نے جابجا بطور لیکچر کے عرض کی ہیں اور کئی ایک چھپے ہوئے کر لودیانہ مشن پریس میں بنام "خلاصہ مضامین" چھپائی ہیں اور وہیں سے وضاحت آنہ پر بہ محصول مل سکتی ہیں۔ اور پھر دیکھ لو کہ ہندوستان بھر میں علم کا دریا بہہ رہا ہے اور ہمارا ٹھیک ٹھیک یہہ حال ہو رہا ہے۔ کہ ۔

ہیں دریا میں کسی پیاسے کو
گر نہ دیکھا ہو تو چلو دیکھو !!!

دوسرے معزز بھائیوں کی خدمت میں یہہ عرض ہے کہ ہمت کبھی نہ ہارنا چاہئے۔ لوگ سرگرم نہیں ہیں تو انہیں گرم کرنا چاہئے نہ یہہ کہ ہم سرد یا نیم گرم ہو کر چپ چاپ رہیں ہماری بیدلی اور کم ہمتی اس معاملہ میں اکثر اس خیال سے پیدا ہوتی ہے کہ ہم دیسی عیسائی گنتی میں تھوڑے اور کوئی ہم میں سے صاحب اختیار و اقتدار نہیں ہے۔ نہ کوئی ایسا دولتمند ہے جیسے دولتمند ہوا کرتے ہیں لیکن اس وقت تو ایک بہادر قوم نے اپنی مردانہ ہمت اور جرأت سے ہماری بزدلی اور بے ہمتی کے بے اصل اور لاحاصل خیالات کو باطل ثابت کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے بہادر قوم بھارگو کو وہ گنتی میں ہم سے کم ہیں اور انمیں بھی کوئی نواب یا راجہ یا صاحب اختیار زمیندار وغیرہ نہیں نہ کوئی امیر اور بڑا دولتمند ہے۔ بلکہ وہ بھی قریب ہماری مانند دولت کی حالت میں ہیں۔ پھر بھی غور فرمائیے اُنکے کارنامے کہ انہوں نے اس تھوڑی ہی مدت کے اندر کتنے بھاری کام اپنی قوم کی تعلیم اور تربیت کے لئے کر دکھائے اور آگے کے لئے کیسے اچھے کاموں کی بنیادیں مضبوط ڈال دی ہیں۔ اور یہہ بھی دیکھو کہ سب کام بھی کتنے تھوڑے صاحبوں کی جوانمردی سے ہوئے ہیں ؟ بہت ہی تھوڑے دلاوروں سے۔ اُنکے سرغنہ دیکھئے تو ایک تو بندہ کے قدیم نوازش فرما جناب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای اور میرے پرانے دوست اور عزیز راؤ صاحب بہاری لال صاحب اور پانچ سات دوسرے معزز ڈپٹی کلکٹر وغیرہ عہدہ داران سرکاری ہیں ۔

اے بھائیو! ہمت مرداں مدد خدا۔ نہایت سچا اور پکا مقولہ ہے اگر ہم بھی ہمت کریں اور قرار واقعی کوشش کرکے اپنی قومی تعلیم اور تربیت اور دینی اور دنیاوی بہتری کی فکر اور تجویز اور تدبیر کریں اور خدا پر بھروسا کریں تو ضرور اُمید ہے کہ کامیابی حاصل کرینگے ۔

سوئے نومیدی مرو اُمیدہاست
سوئے تاریکی مرو خورشیدہاست

راقم
صفدر علی از بھنڈارہ
ممالک متوسط

٭ ہم دل چاہتے ہیں کہ سب دیسی بھی مولوی صاحب کی صلاح قبول کرکے اپنی قومی بہتری و ترقی کے کاموں پر کمربستہ ہوں ۔ ایڈیٹر

حقانی دیسی گانے بجانے کی تعلیم کے لئے عمدہ باجے مفت لو!

اس فقیر کی اور ایسے کتنے ہی دیسی اور ولایتی دوستوں کی ابتدا سے یہہ رائے ہے کہ دیسی کلیسیا کے روحانی فائدوں کے لئے اور غیر قوموں میں بھی منادی کرنے کے لئے دیسی حقانی گانا بجانا ضرور ہے (جس گانے بجانے سے مراد ایسا گانا اور بجانا ہے جو ہندوؤں کے مندروں اور مسجدوں میں گائے بجائے جاتے ہیں۔ اور قوالی گانا اور بجانا بھی شامل ہے جو سنگ صوفیہ اہل اسلام میں مروج ہے) اور اسی مراد سے بارہ برس سے زیادہ عرصہ ہوا کہ رسالہ "غذائے روح" تالیف کیا تھا۔ اور چند مسیحی یتیم لڑکوں کو بھی یتیم خانہ سے بلا کر اپنے پاس رکھا جنکو ایک گویئے سے ایک مدت تک تعلیم دلاتا رہا۔ بلکہ اسی مقصد کے لئے بڑی غور اور فکر کے ساتھ دو تین برس کی مدت میں کتنے ہی سو روپیہ کے صرف سے نامی اور ہوشیار کاریگروں کی معرفت ترقی یافتہ بڑی اور چھوٹی جماعتوں میں بجائے جانے کی غرض سے کتنے ہی عمدہ باجے دیسی طریقے کے تیار کرائے تاکہ یہہ سب نمونہ کے طور پر اپنی جماعتوں میں کام آویں لیکن افسوس ہے کہ عین اُسی وقت کہ یہہ سب کچھ تیار ہوا ناگہانی خانہ بربادی کی ایسی ایک بلا آئی کہ وہ سارے کاروبار درہم برہم ہو گئے۔ مگر اب تک اُن باجوں میں سے تین چار میرے پاس موجود ہیں ۔

میں حال ہی میں نور افشاں میں یہہ خبر بہجت اثر دیکھ کر نہایت خوش ہوا ہوں کہ جناب پادری اسکاٹ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس ضروری اور نہایت مفید کام کیطرف توجہ فرمائی اور معلوم ہوتا ہے کہ ایک گروہ ہندوستانی مسیحی گانے والوں کا تیار کیا ہے جنہیں وے ہندرابن تک اپنے ساتھ لے گئے جنہوں نے ہندوستانی راگ راگنیوں میں بھجن اور

غزلیں بڑی عمدگی سے گائیں اور دیسی باجے بجائے۔ اگر اسیطرح جناب ممدوح کی توجہ رہی اور اپنے عالیشان علم الٰہی کے مدرسہ کے طلبہ کو دوسری اعلی تعلیموں کے ساتھ دیسی حقانی علم موسیقی کی تعلیم عملی طور پر فرماتے رہے تو اُمید ہو کہ خداوند کے فضل سے وہ آپ اور آپ کے شاگرد بہت کچھ دینی فایدہ مسیحی جماعتوں کو اور غیر قوموں کو پُہنچا ئینگے۔ کیا اچھی بات ہو اگر جناب ممدوح کی مانند صاحبان مہتمم مدارس علم الٰہی الہ آباد و سہارنپور و لاہور بھی توجہ فرما کر اس تعلیم کو بھی جزو تعلیمات اپنے مدارس کا فرمائیں ۔

میں اس خبر کے سُننے سے بھی نہایت خوش ہوا ہوں کہ خداوند میں بہت پیارے بھائی رحمت مسیح واعظ صاحب نے بھی اس عمدہ کام میں معلوم ہوتا ہو بہت کچھ جی لگایا ہو۔ دعا ہو کہ خداوند مدد کرے اور برکت دے۔ سیالکوٹ کی کلیسیا میں بھی اسکا رواج پایا جاتا ہو ۔

میرا دل اس سے بھی خوش ہوا ہو کہ صاحب مہتمم اخبار کوکب ہند اور خود صاحب ایڈیٹر نورافشاں بھی ہمارے ساتھ ایک رات ملکر ہمزبان ہو کر تجویز فرماتے ہیں کہ ہندوستانی گلے باجے رواج پائیں اور زمزمہ سنجان ہندی مسیحی دیسی نوا سنجی اختیار کرکے خداوند کی حمد وثنا میں عذب البیان و رطب اللسان ہوں ۔

یہہ خوشخبریاں پاکر فقیر اپنے تین باجے مفصلۂ ذیل مُفت دیتا ہو جہاں کہیں کسی مدرسہ علم الٰہی یا کلیسیا میں کام آئیں۔ صرف منگانے کا خرچ منگانے والے کے ذمہ ہوگا۔ اول بریلی مدرسہ علم الٰہی اور پھر ڈیرہ نانک کی کلیسیا کے لئے موقع طلب کرنیکا ہو۔ پیچھے اور کہیں کے لئے ۔

تفصیل باجوں کی

۱۔ طرحدار طنبورا۔ طول میں ساڑھے آٹھ فیٹ۔ عرض میں طبلی کیطرف ڈھائی فیٹ۔ بلندی میں تونبا دو فیٹ۔ تونبا ایک ڈال کا جوڑ ہو۔ بڑے بھاری نایاب پرانے درخت سیمر کے صرف سار کی بڑی پختی لکڑی سے تونبے کی صورت میں عمدہ عمدہ نقش ونگار کے ساتھ بڑی محنت سے بہت خوبصورت بنایا گیا ہو۔ ہاتھی دانت کا کام اپنے اپنے موقع پر کیا گیا ہو۔ سب کھونٹیاں زیتون کی پختہ سیاہ لکڑی سے بنائی گئی اور ویسے ہی گھوڑی بھی۔ بجانے کے اور طربوں کی تاروں سمیت باجا بہمہ جہت تیار ہو۔ بجایا جاتا ہو تو سارا کمرہ اسکی خوش آوازسے گونج جاتا ہو۔ اسکی حفاظت کے لئے مضبوط بڑا صندوق ہو جسکے اندر باجا رکھا رہتا ہو۔ جب چاہیں دو آدمی باجے کو اُٹھا لیتے ہیں۔ اور صندوق میں رکھا ہوا بھی ایک لڑکا کرسی پر بیٹھکر نہایت آرام سے دیر تک بجا سکتا ہو جس آرام کے ساتھ اور دیر تک دوسرے معمولی چھوٹے طنبورے نہیں بجا سکتا ۔

۲۔ اسانوں بھاودوں نام جوڑی کے اوپر کے طنبورے کے جوڑ کا ستار۔ بہمہ جہت طول عرض اور بلندی میں۔ اور صورت اور ڈول میں اور ساخت وغیرہ سب باتوں میں طنبورہ مذکور کی جوڑی ہو۔ مگر اُسکے تار اور گھوڑیچ حال میں جاتی رہی ہو۔ یہہ جنگلی جگہہ ہو نہ سامان نہ بنانیوالا۔ اسلئے دو چار روپیہ تیاری میں خرچ کرنے ہونگے ۔

۳۔ طرحدار بین ستار۔ نہایت سُڈول تین تونبوں سے اور عمدہ سے عمدہ بجنےوالی لکڑی سے بہت خوبصورت پایدار باجا بنایا گیا ہو۔ کھونٹیاں ہاتھی دانت اور سیاہ پختہ زیتون کی لکڑی سے۔ گھوڑیچ صرف ہاتھی دانت کی۔ فولادی پردے گنگاجمنی۔ تار وغیرہ سب سامان تیار۔ باجا معہ سامان جامن کی لکڑی کے نہایت مضبوط صندق میں رکھا ہوا ہو بحفاظت۔ جسکے اوپر ستار رکھنے کا اسٹینڈ لگا دیا ہو جسمیں رکھکر نہایت آرام سے بجایا جاتا ہو۔ ستار بالکل سنبھالنا نہیں پڑتا پردے بغیر تانت کے بندوں کے اُتارے چڑھائے جاتے ہیں۔ ستار طول میں ۴ فیٹ اور بڑے تونبے کا عرض ۲ فیٹ اور بلندی ۲ فیٹ ۔

علاوہ اسکے سوا ایسی ہر ایک سوسایٹی کا ممبر بڑی خوشی سے ہونا چاہتا ہو۔ اور موسیقی کی کتابوں سے اور روپیہ سے بھی اپنے حال کے مقدور کے موافق مدد کرنیکو تیار ہو ۔

راقم صفدر علی۔ از بھنڈارہ۔ ممالک متوسط

منقولات

محمدی انگلستان میں

مسٹر احمد کی شرائط منظور کرتا ہوں۔

صاحب

اُمید ہو کہ آپ ایک شرط کے متعلق اپنے صفحات میں میرے جواب کو چھاپ دینگے جس سے میں لاعلم رہتا اگر آپ اُسے اپنے اخبار میں مشتہر نہ کرتے ۔

مسٹر رضی الدین احمد (اس سے لکھنے والے کی مراد رضی الدین احمد ہو) مجھے تقاضا کرتے ہیں کہ ہزار روپیہ لوں اور اس امر کے فیصلہ کے واسطے لورپول تک چلوں کہ اس شہر میں پچاس مسلمان ہیں یا نہیں۔ یہہ تجویز محض تعداد کی تحقیقات کے واسطے نہیں کی گئی بلکہ اسکی بنا نورافشاں کا ایک فقرہ ہو جسمیں اُسکے نامہ نگار نے میرے بیان کا ایک صحیح خلاصہ دیا تھا جو میں نے بمقام امرتسر اکتوبر گذشتہ با شنار وعظ کے کہا تھا۔ ایک طویل بحث جو میں نے نہیں دیکھی اس فقرہ پر برپا ہوئی ہو۔ اور مجھے اندیشہ ہو کہ لوگ اس سے غصے میں ہوں اصلیت معاملہ کی یہہ ہو کہ گذشتہ سال کے پہلے مہینے میں اکثر مسلمانوں نے مجھ سے کہا کہ اسلام انگلستان میں تیزی سے پھیل رہا ہو۔ اور فقط لورپول میں تین سو انگریزوں نے

کلمہ پڑھا جو کا سر غنہ بشپ ہو۔ ان بیانات کی سند میں مجھکو سیالکوٹ کا ایک اخبار دیا گیا تھا اور اُسکا اقتضا یہ تھا کہ میں اپنے ہموطنوں کی بہتری کیواسطے دستخط کرنیکو جلدی انگلستان جاؤں اسی قسم کی خبریں لاہور اور امرتسر میں بھی پھیلی تھیں میں گذشتہ مئی میں انگلستان گیا۔ اور موسم خزاں پر واپس آکر عام میں بیان کیا کہ یہہ خبریں صحیح نہیں ہیں اور جو تفتیش میں نے کی اُسکی رو سے میں اطمینان سے کہتا ہوں کہ اس بیان کی کوئی اصل نہیں ہے البتہ ایک بڑی اسلامی عید کے موقع پر قلی جہازات سے اُترے اور اُنہوں نے عادتاً جمع ہو کر عید منائی آوارہ گرد فرنگستانی جہازی اور دیگر سست فرنگی اکثر صاحبان اور بعض اوقات پادری کہے جاتے ہیں جو وقتاً فوقتاً ہندوستان کے شہروں میں نمودار ہوتے اور ضعیف الاعتقاد مسلمانوں سے کلمہ پڑھنے سے پہلے اور کلمہ پڑھنے کے بعد غذا اور روپیہ حاصل کرتے ہیں۔ اور لورپول تو ایسی حرکات کے واسطے موزوں مقام ہے اور ایسے ملک میں جو کرنل الکاٹ کے واسطے پیروؤں کے بہم پہنچانے کا ضامن ہوا۔ اگر کچھہ لوگ محمد کو خدا کے نبی ماننے میں ہمارے خواجہ تاش رعایا کے شریک ہو جائیں تو کچھہ تعجب کا محل نہیں ہے لیکن اس ملک میں مسلمانوں کے درمیان جو یہہ مشہور ہو رہا ہو کہ انگلستان میں اسلام پھیل رہا ہے محض دروغ ہے +

میں مسٹر احمد کی شرط کو بخندہ پیشانی منظور کرتا ہوں جو بلحاظ انکی تجویز کی تائید کے گھٹی ہوئی ہیں لیکن بالعمل اُس سے کچھہ پایہ کم نہیں رکھتیں۔ اور چونکہ میں اس سال اُسکے سفر میں جو وہ تنگ خیالات سے لورپول تک کرنا چاہتے بذات خاص اُسکا رفیق نہیں ہو سکتا اسلئے میں ایک دوست کے نامزد کرنیکو آمادہ ہوں جو اُس سے ماہ مئی میں یا اُسکے بعد ملاقات کریگا۔ اور اس معاملہ کی تحقیقات میں شامل رہیگا۔ میں اُنکے بیانات کو شایع کر دونگا اگر وہ یکجا لکھنے پر راضی ہونگے ورنہ علیحدہ علیحدہ مشتہر کر دونگا اگر اُنہوں نے فرداً فرداً لکھا مسٹر رفیع الدین احمد کو اُس تفاوت کے مطابق ایک رقم ہدیہ کر دونگا جو دس پچاس اور تین سو نو مسلموں کے ہے اور اگر یہہ ظاہر ہو گیا کہ ثبوت جسکا بیان مذکور کیا گیا تھا اور جسپر بحث ہو رہی ہے۔ پچاس بالغ انگریز مسلمان لورپول میں تھے تو میں شہادت کے ساتھہ چھپا دونگا اور اپنا پچھلا بیان واپس کرونگا۔ اسکے ساتھہ جمہور اسلام سے بوجہ اسکے معذرت بھی کرونگا کہ میں نے ناکافی شہادت پر ایک امر لیکر انکو رنج پہنچایا۔ اور میں اس بات کو بھی تیار ہوں کہ سیالکوٹ۔ امرتسر یا لاہور میں جو مقام اس مطلب کیواسطے تجویز کیا جائے کسی مسجد کے اندر اپنے قول کی تردید اور معذرت کو پڑھوں +

(راقم - آر - بشیمین -)

ہمعصر آفتاب پنجاب نے جو "نیلامیوں کے اڈے" عنوان قایم کر کے ایک مضمون لکھا ہے جملہ اخبارات کی تائید کا مستحق ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ عہد دولت انگریزی میں یوں تو کوئی بھی امر قانون کی قید سے خالی نہیں بچ سکا۔ ہمارے نیچے اوپر دائیں بائیں آگے پیچھے جدھر دیکھو قانون ہی قانون نظر آئیگا ہمارا سونا جاگنا بیٹھنا اُٹھنا چلنا پھرنا اوڑھنا بچھونا جو کچھہ ہے سو قانون ہی قانون ہے۔ اور مختصر یہہ کہ کوئی شخص خلاف منشاء قانون سانس بھی نہیں بھر سکتا۔ لیکن بایں ہمہ اگر غور سے نگاہ کیجائے تو انسان کو قایل ہو جانا پڑتا ہے کہ اس قانون کے بارہ میں بھی ٹھیک وہی مثل صادق آ رہی ہے کہ "اشرفیاں لٹائی جائیں اور کوئلوں کی سربستہ تھیلیوں پر مہر کیجائیں" ہم پوچھتے ہیں کہ اس قانونی دور دورہ میں جو یہہ لنڈے بازار اور انار کلی میں دن دہاڑے نیلامیوں کے اڈوں پر ناواقف رہگذروں کو پھانسا جاتا ہے اسکے لئے کوئی قانون مانع نہیں ہے؟ دو چار آدمی ملکر نیلام کا ایک محکمہ نکال کھڑا کرتے ہیں۔ اور بڑے زور سے نیلام کی بولی شروع کیجاتی ہے۔ یہہ لوگ دو چار نئے گرگے بھی لگا رکھتے ہیں جو اس نیلام کے مفید ہونے پر ناواقفوں کو یقین دلا کر انہیں خریدار بننے کی ترغیب دیتے ہیں اور اکثر اوقات خود بھی مصنوعی خریدار بنجاتے ہیں۔ جس سے اس اڈے کی گرم بازاری مقصود ہوتی ہے۔ سخت شکایت کی جاتی ہے کہ ان اڈوں پر ناواقف پھانسے جاتے ہیں تو روپیہ کے عوض آٹھ آنہ کا مال بھی اُنکے پلے نہیں پڑتا۔ بس کیا یہہ دغابازی نہیں ہے کہ اس طرح سے ناواقفوں کو یقین دلا کر لوٹا جاتا ہے۔ دیکھئے تماشے کی بات ہے کہ تمام عہدہ داران پولیس و افسران اپنی آنکھوں سے یہہ سب کچھہ تماشا دیکھتے ہیں لیکن اسکی بابت کوئی شخص رپورٹ نہیں کرتے۔ یہہ حال نہ صرف لاہور میں بلکہ برٹش انڈیا کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہو رہا ہے اور کوئی اسکا نوٹس نہیں لیتا کہ یہہ لوگ دن دہاڑے سر بازار نیلام کے اڈے قایم کر کے روپیہ کے بدلے آٹھ آنہ کا مال خریدار کے ہاتھ منڈھتے ہیں یا قماربازی کی چوکیاں لگا کر جیسے جوئی کے ٹھہرنے پر دو چیت کا داؤ ہوتا ہے سر بازار قمار خانہ قایم کر کے بیٹھے رہتے ہیں اور لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ ضرور ہے کہ حکام پولیس امورات مذکورہ بالا کیطرف متوجہ ہو کر فوراً انہیں بند کریں +

انتخاب اخبار

مہاراجہ دربھنگہ نے بجواب گورنمنٹ بنگال کے عمر رضامندی کے مسودہ قانون کی نسبت لکھا ہے کہ میں بلا تامل کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اُن مقاصد سے کمال ہمدردی ہے جن سے مخالفین نے مخالفت کی ہے جو چاہتے ہیں کہ ہنود کا مذہبی رسم و رواج بدستور قایم رہے۔ مگر مسودہ قانون پر کامل غور کرنیکے بعد مجھے یہہ کہنا فرض ہے کہ میں وہی خیالات منظور کروں جو مسٹر منموہن گھوس نے ایسی لیاقت سے ظاہر کئے ہیں اور مسودہ قانون کامل طور پر حیطہ اقتدار صدر قانون گورنمنٹ میں ہے اور میرے نزدیک تو کوئی دلیل نہیں کر سکتا کہ ہندو دھرم شاستر

نے ایسے ظلم روا رکھے ہوں جو مقدمہ مہری موہن ہتی سے ثابت ہوا - اگر یہہ منظور ہو کہ کم عمر لڑکیاں ایسے جبر و تعدی کی حرکات سے محفوظ رکھی جائیں تو میری دانست میں گورنمنٹ کا یہہ طریقہ جاری ہو سکے کہ جیسا ہوا ہو یہہ بہتر ہو کہ عموماً قانون جاری ہوا اور اسمیں ممانعت کی جائے کہ فلاں حد عمر کے اندر ہنود کی شادی ہو تو ناجائز قرار دیجائے + پنجاب اخبار

ڈاکخانجات ہند کی سالانہ رپورٹ میں چند دہوکوں کا بھی ذکر کیا گیا ہو جو ڈاکخانہ کے ذریعہ سے کھیلے گئے حال ہی میں ایک شخص نے یہہ چالاکی کھیلی کہ اپنے تمام قرضخواہوں کو نوٹس دیا کہ خط میں نوٹ بھیجے ہیں اور خط میں نوٹ نہ بند کئے اور ازاں بعد ڈاکخانہ پر الزام لگایا کہ اسی نے نوٹ نکال لئے ہیں - اسیطرح ایک مقدمہ جہانسی میں پیش ہوا - اور ملزم کو اس دہوکہ دینے کے جرم میں چھہ ماہ قید سخت کی سزا ملی - اس شخص کا نام وشنو گوبند اوک ہو - اسکو جو روپیہ کی ضرورت معلوم ہوئی تو چند پتھر چیتھڑوں میں باندھے - اُنکا پارسل بناکر ڈاکخانہ میں لے گیا اور چار ہزار کی مالیت کا بیمہ کرایا اور ایک قریبی آشنا کے نام روانہ کر دیا - آشنا مذکور اس سازش سے واقف تو تھا ہی پارسل کے لینے سے انکاری ہوا اور یہہ کہکر واپس کیا کہ مجھے اسکی نسبت کوئی اطلاع نہیں آئی ہو - یہہ پارسل جس احتیاط سے روانہ ہوا تھا اسی احتیاط سے واپس آیا اور جب فرستندہ کے پاس لے گئے تو اُسنے دیکھتے ہی بیان کیا کہ اسکو چھیڑا گیا ہو اور واپس لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میں نقصان کا معاوضہ ڈاکخانہ سے بھروں گا - عدالت میں ثابت کیا گیا کہ بالکل راست نتیجہ مدعی گویدہ اور وشنو گوبند بدمعاش کو اس کی پاداش میں ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی + عام

مہر نیمروز لکھتا ہو کہ سلہٹ میں ایک عجیب واقعہ ہوا - ایک چپڑاسی رسالہ بوقت صبح خطوط تقسیم کرتا پھرتا تھا - کرنیکے ہاتھہ میں ایک رجسٹری بیمہ کی ہوئی چٹھی تھی جسمیں کرنسی نوٹ ملفوف تھے - ناگہاں چیل نے جھپٹا مارا چٹھی ہاتھہ سے لے گئی جس وقت یہہ چیل گری تو چپڑاسی رسالہ ٹھہر رہ گیا اور جب اُڑی تو یہہ چلایا اور شور کیا جس سے چیل اور بھی بلند پرواز کر کے نظر سے غائب ہو گئی - پوسٹ آفس نے پولیس کو اطلاع دی اور تمام ضلع میں بذریعہ تار برقی خبر بھیجی گئی - پوسٹ آفس کے لوگ تمام دن پولیس کے سپاہیوں کے ساتھہ درخت درخت میں گھونسلے تلاش کرتے پھرے مگر ناکامی ہوئی - دوسرے دن چٹھی ایک جھاڑی میں ملی +

مہر نیمروز بحوالہ نظام الملک لکھتا ہو کہ راجہ راجندر سنگھہ رئیس المونرہ بڑی دہوم دہام سے مراد آباد میں وارد ہوئے اور وہاں کے سوداگروں سے ہر قسم کا مال لینا شروع کیا - اب مراد آباد کے بازار میں یہہ شکایت سنی جاتی ہو کہ راجہ صاحب نے مال کی قیمت نہ دی اور وہانسے چل دینے کا ارادہ کیا بعض سوداگر اُنکے اس منصوبہ کو تاڑ گئے اور نالش کر کے قرقی جاری کرائی تو بہت رد و بدل کے بعد ایک نقرئی آفتابہ قرق ہوا - عدالت میں راجہ صاحب نے اسباب خریدنے سے بالکل انکار کیا ہو - فیصلہ زیر تجویز ہو +

نظام الملک لکھتا ہو کہ میر ظہور حسین وکیل نے جو اپنا مال منقولہ علیگڈھہ کالج کو دیا تھا سنا ہو کہ اسمیں بہت کچھہ خورد برد ہو گیا - ایک شخص معہ اپنی والدہ کے مراد آباد میں وارد ہو - وہ اپنے آپ کو میر ظہور حسین انجہانی کا بیٹا بتاتا ہو - اور ماں بیٹے دونوں مدعی میراث ہیں +

دہلی ۲۶ فروری - کل یہاں مسٹر سدرلینڈ سٹیشن ماسٹر ایسٹ انڈین ریلوے نے اپنے تئیں پرانی چھاؤنی کے کنوئیں میں گرا کر خودکشی کی کل شام اُسکی لاش ملی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ متوفی نے عارضی فاترالعقلی کی حالت میں اپنے کو کنوئیں میں گرایا - کچھہ عرصہ بیمار رہا تھا اور وقتاً فوقتاً مجنون ہو جاتا تھا - آج شام دفن کیا جائیگا - اُسکی جائداد دو لاکھہ روپیہ کی بیان کی جاتی ہو +

ایک اخبار لکھتا ہو کہ گیا کے جائینٹ مجسٹریٹ کو پان کھانیوالوں سے قلبی نفرت ہو - اور آپ ہندوستان کے لوگوں کی عادات سے واقف نہیں - آپ نے ایک شریف کالستھہ مختار پر ۵۰ روپیہ جرمانہ اور بحالت نہ ادا ہونے جرمانہ کے ایک ماہ قید کا حکم اس جرم پر دیا کہ اس غریب نے پان کہا لیا حالانکہ مختار کو پان کھانے سے انکار تھا اور اسنے عدالت میں منہہ کھول کر دکھا دیا مگر وہاں اعتبار نہ ہوا - ایک معاصر کو ایک نامہ نگار لکھتا ہو کہ ایک مرتبہ آپ بیس روپیہ ایک شخص پر جرمانہ کر چکے ہیں اور ایک شخص کو اسی جرم میں جیلخانہ بھیج چکے ہیں مقدمہ عدالت اعلی میں اپیل کی غرض سے جائیگا + عام

بھیرہ کا اخبار شاکی ہو کہ ہندوستان کی عدالتوں میں جھوٹے گواہوں کی وجہہ سے اکثر اوقات انصاف کا خون ہوتا ہو - ایسے حاکم کم ہیں جو سچی شہادت کو سچی اور جھوٹی کو جھوٹی سمجھنے کا مادہ رکھتے ہیں - بہت لوگ بیگناہی کی حالت میں جھوٹی شہادت کا نشانہ بن جاتے ہیں - وہ لکھتا ہو کہ اگر سچ پوچھو تو بیگناہوں کو قتل عمد کے جرم میں پھانسی کی سزا دلانیوالے جھوٹے گواہ ہیں اور اصل مجرموں کو پھانسی کی سزا سے بچانیوالے بھی وہی ہیں جس ملک میں سنگین فوجداری مقدمات کی شہادت کے لئے چار آنہ سے گواہ پیدا ہو سکتے ہیں اس ملک میں انصاف کی جو کچھہ اُمید ہو سکتی ہو وہ ظاہر ہو +

روڑکی کی خبر ہو کہ وہاں کسی شخص نے ایک لڑکے کو جسکی عمر ۱۱ یا ۱۲ سال کی ہوگی جانسے مار کر اور رضائی میں لپیٹ کے ایک نانبائی کی دوکان پر شام کے وقت رکھہ دیا - قریب نو یا دس بجے رات کے پولیس کو خبر ملی مقدمہ زیر تحقیقات ہو نتیجہ سے آگاہی دیجائیگی +

قیصر الاخبار لکھتا ہو کہ لاہور میں ایک انگریز نے ایک بکس نوکر کے ہاتھہ ریل پر روانہ کرنیکو بھیجا اور دس روپیہ کا نوٹ کرایہ ادا کرنے کو دیا - ریل پر چند بدمعاشوں نے بکس اور نوٹ اس سے لے لیا اور راہ میں رسید لکھکر نوکر کے حوالے کی نوکر صندوق پلیٹ فارم پر چھوڑ کر چلا گیا جب دوسرے دن

صبح کو رسید دینے آئے تو دیکھا کہ اُنہوں نے روپوں کی رسید دیکھکر تشویش پر حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ صندوق تو لاوارث مل کے مکان میں پڑا ہے اور نوٹ یار لوگ چلتے کئے +

اخبار الصدیق فیروزپور لکھتا ہے کہ ۱۰ جنوری کو انجمن اسلامیہ لاہور کے جنرل سیکرٹری محمد برکت علی خان صاحب نے متولی سنہری مسجد کے نام ایک اطلاع بھیجی تھی کہ وہ امامت اور تولیت کے حقوق سے محروم کر دیئے گئے اور اس محرومی کو زیادہ تر نافرمانی کے عذر پر محمول کیا گیا ہے۔ یہہ اطلاع مسجد میں عصر کے وقت پہنچی جبکہ بڑی جماعت نماز پڑھنے کا انتظار کر رہی تھی۔ اطلاع مذکورہ اسیوقت نمازیوں کے روبرو پڑھی گئی اور اُس سے ایک سخت نفرت اور جوش انجمن کی کارروائی کے متعلق پھیل گیا۔ اور سب نے متفق ہو کر کہا کہ مولوی وزیر محمد صاحب اس کے متولی اور امام ہیں اور یہہ تولیت اور امامت اُنکے خاندان میں بطور وراثت اور حقوق کے سلسلہ وار چلی آتی ہے۔ نالش نالشی ہو رہی ہے عجیب مقدمہ ہے۔ دیکھئے کیا انجام ہو +

نامہ نگار انبالہ مخبر ہے کہ بابو ہیرا لال اسسٹنٹ سرجن انبالہ بوقت ۹ بجے رات کو اپنے گھر میں آرام کرتے تھے۔ اچانک گھر میں کچھ آہٹ معلوم ہونے پر اُنکی بی بی نے اُنہیں جگایا اور کہا کہ کوئی آدمی اندر ہے۔ بابو صاحب شب خوابی کے کپڑے پہنے ہوئے ایک لکڑی ہاتھ میں لیکر باہر نکلے۔ چور نے جب اُنکو اسطرح باہر آتے دیکھا ایک لاٹھی اُنکے سر پر ماری۔ بابو صاحب چور کو لپٹ گئے اور شور مچایا کہ دو اور چور جو باہر دروازہ پر موجود تھے اپنے رفیق کی مدد کو پہنچے اور تینوں نے ملکر اُنکی خوب گت بنائی جب وہ زخموں سے چور ہو گئے تو اُنکی بی بی نے دریچہ سے غل مچایا اور چند آدمی پہنچ گئے۔ چور فرار ہو گئے اور لوگوں نے بابو صاحب کو اُٹھا کر شفاخانہ میں پہنچایا تین زخم کاری لگے ہیں۔ مگر آرام ہوتا جاتا ہے +

ڈیرہ نانک کی خبر ہے کہ امسال بارش نے فصلوں کو ایسا دبا رکھا ہے کہ تمام کھیت زرد ہو رہے ہیں۔ ابھی تک بادل

جیب نہیں چھوڑتے۔ ہفتہ عشرہ گذرا ہے کہ کرنل جینکس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ بتقریب دورہ یہاں تشریف لائے گورنمنٹ سکول کا ملاحظہ فرما کر اپنے دست سے طلباء کو انعام تقسیم کیا۔ ہیڈ ماسٹر گنڈا مل کے ایڈریس کے جواب میں آپ نے سکول کے انتظام اور ترقی کی بہت تعریف کی۔ لڑکوں کو نصیحت کی کہ صرف دنیوی علم ہی میں ترقی مت کرو۔ آئندہ کی بھی فکر کرو کہ مرنے کے بعد خدا کو جواب دینا ہے +

پادری ڈاکٹر وائٹ بریخت صاحب بوجہ علالت میم صاحبہ ولایت کو تشریف لیجاتے ہیں۔ بشارت مقامی کے واسطے ڈیرہ رکے گئے۔ دو نابالغوں اور ایک بالغ کو بپتسمہ دیا گیا۔ پادری صاحب موصوف نے بھی یہاں کے سکول میں تہذیب اخلاق پر لکچر دیا۔ یہہ سب کچھ بابو گنڈا مل ہیڈ ماسٹر کے حسن اخلاق کا نتیجہ ہے کہ وہ علم کے ساتھ اخلاق کو بھی لازمی سمجھتے ہیں +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن میں گیس کی روشنی کی جگہہ بازاروں میں برقی روشنی جاری کی گئی ہے جو گیس کی نسبت کئی درجہ زیادہ روشن ہے اور اس سے خرچ بھی ۱۳ لاکھ سالانہ کم ہوگا +

اکثر اخبارات میں ذکر ہوتا ہے کہ ولایت میں مردہ جلانے کی رسم ترقی پر ہے۔ کوہ نور لکھتا ہے کہ بڑے بڑے امرا یہہ وصیت کر جاتے ہیں کہ بعد وفات اُنکی لاش جلا دیجائے +

کہتے ہیں کہ تمام انگلستان میں صرف دو لیڈیاں ہیں جنہوں نے ایل ایل ڈی کی علمی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ معلوم نہیں کہ ہندوستان میں بھی کوئی لیڈی یہہ ڈگری یافتہ ہو کہ نہیں +

ٹیونس میں چند لوگوں کو بجرم توہین شہنشاہ جرمنی سزائے قید دی گئی۔ اُنہوں نے پرنس بسمارک اور کونٹ مولٹکی کی بھی بدنامی کی تھی۔ اب اپنے کئے کی سزا پائی +

بقول خیر خواہ کشمیر مسٹر غوان ممبر پارلیمنٹ نے ایک ولایتی اخبار میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے ریلوے سٹیشنوں کے پلیٹ فارم پر انگریز مفت جاتے ہیں لیکن دیسیوں سے آدھ آنہ لیا جاتا ہے۔ کیسا ظلم ہے +

وبسٹر ڈکشنری اب نئے طور پر یعنی وبسٹر انٹرنیشنل ڈکشنری کے نام سے شایع ہونیوالی ہے۔ دس برس سے اسکا کام شروع ہے۔ اور قریب چھہ ہزار پونڈ اسپر صرف ہوا ہے +

کابل دربار کے انگریزی سفیر لفٹنٹ کرنل محمد عطاء اللہ خان صاحب سردار بہادر پنشن لینے والے ہیں اخبار پایونیر سے معلوم ہوا کہ اُنکی جگہہ اس عہدہ پر سردار محمد افضل خان صاحب مقرر ہونگے +

روس کے یہودیوں نے تنگ ہو کر اپنی جابری کے لئے یہہ ٹھہرایا ہے کہ وہ امریکہ کو چلے جائیں چنانچہ بیرن ہرش یہودی نے پانچ لاکھ روپیہ اس تجویز کے واسطے دیا ہے +

پیرس (فرانس) میں چوروں کا بھی ایک سکول تھا جسکو اب وہاں کی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ اس سکول کی معلمہ دو عورتیں معلوم ہوئی ہیں۔ کوئی فن ایسا نہیں جسکی تعلیم نہ ہو +

بیان کیا گیا ہے کہ جرمن میں ۹ سال کے عرصہ میں ۹۰۸ طالب علم لڑکے اور لڑکیوں نے خودکشی کی۔ یہہ اکثر ادنی جماعتوں کے طالب علم تھے۔ کیسے افسوس کی بات ہے +

ولایت میں ایک عجیب نئی دوربین ایجاد ہوئی ہے ستارے کی جتنی روشنی آنکھ پر پڑتی ہے اُس سے دو ہزار گنی زیادہ روشنی اس دوربین کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے جو ستارے پہلے نامعلوم تھے اسکے ذریعہ معلوم ہونگے +

اخبار عام لکھتا ہے کہ [illegible] نے حضور والسرائے کے سٹاف کے لوگوں کو قیمتی تحفے بطور یادگار تشریف آوری ہند کے ارسال کئے ہیں +

فرانس اور روس میں آجکل بڑی دوستی ہے گورنمنٹ

فرانس اپنے سفیر کے لئے سینٹ پیٹرسبرگ میں ایک عمدہ محل تعمیر کر رہی ہے۔ جسکے لئے حال میں دو لاکھ فرانک کی منظوری ہوئی ہے +

سنا گیا کہ جاپان میں مرض انفلوئنزا پھیلا ہوا ہے پانچویں حصہ سے زیادہ لوگ اسمیں مبتلا ہیں کئی افسر حفظان صحت اسی مرض میں گرفتار ہیں +

سنا جاتا ہے کہ مسٹر سپنسر مشہور غبارہ باز اپنے دو ایک دوستوں کے ساتھ ہندوستان کے مختلف حصوں میں بذریعہ اپنے غبارہ ہی کے سفر کرینگے۔ کئی دن غبارہ ہی میں رہنا ہوگا +

بمبئی میں جہانگیر کوجی پارسی نے گورنمنٹ کو ایک لاکھ روپیہ اس غرض سے دیا ہے کہ اُس سے ایک شفاخانہ علاج تپ کے لئے قایم کیا جائے کیونکہ اس مرض میں زیادہ تر آدمی ہلاک ہوتے ہیں +

حیدرآباد کے اہل ہنود نے ایک بڑا جلسہ کرکے حضور نظام کو یہ میموریل بھیجا ہے کہ جو جگہ جج کی ہائیکورٹ حیدرآباد میں خالی ہوئی ہے اُس پر کوئی ہندو جج مقرر کیا جائے +

حیدرآباد دکن میں امسال امتحان انٹرنس مدراس یونیورسٹی میں ۲۷ طلبا کامیاب ہوئے۔ یہ تعداد سب سالوں سے زیادہ ہے۔ منجملہ انکے چھ مسلمان سات عیسائی اور چودہ ہندو ہیں +

بقول سراج الاخبار حضور نظام نے روہیلیوں کا ایک آوارہ گروہ اپنے ملک سے بدر کرکے حوالہ سرکار انگلشیہ کیا ہے۔ جو ۹ مارچ کو پشاور پہنچنے والا تھا۔ یہ لوگ لوٹ مار سے گذارہ کرتے تھے +

راجپوتانہ گزٹ لکھتا ہے کہ بیبئے صاحب کی کرو دیانت گورنمنٹ ہند کے حکم سے شہر اجمیر کی میونسپل کمیٹی ۱۰ ماہ کے لئے معطل ہوگئی۔ از مکافات عمل غافل مشو +

اجمیر حافظ جمال کے میلہ میں دو مسلمانوں میں جھگڑا ہوا کہتے ہیں کہ کسی فقیر کی دُعا سے اس میلہ میں ہمیشہ جھگڑا چلا کرتا ہے۔ خوب فقیر تھے۔ اچھی دُعا کی۔ کیوں نہ ہو +

دوست ہند بہیرہ افسوس کرتا ہے کہ اس ملک میں راجپوتوں کے لئے کوئی خاص کالج نہیں قایم ہوا اور چاہتا ہے کہ سکھوں کے خالصہ کالج کے موافق ایک راجپوت کالج بھی راجپوت رئیسوں کے چندہ سے مقرر کیا جائے +

بانکے پور کا اخبار لکھتا ہے کہ مضافات بہار میں بکثرت ڈاکے پڑ رہے ہیں کوئی دن ایسا نہیں گذرتا کہ ڈاکہ زنی کی دو ایک خبریں کانوں تک نہیں پہنچتی ہوں +

ہتارتھہ پترکا لکھتا ہے کہ جودھپور کے مہاراجہ صاحب نے وہاں کے مشن کے شفاخانہ کے لئے سات سو روپیہ عنایت کیا ہے کہ اُس روپیہ سے اپریشن کیواسطے ضروری عمدہ اور نئے اوزار خریدے جائیں +

کرولی ضلع مین پوری کی خبر ہے کہ ایک لڑکا جسکی عمر تین برس کی تھی صرف تین روپیہ کے کڑوں کے واسطے مارا گیا۔ اُسکی لاش باوہ سنگھ کی بی بی کے گھر سے برامد ہوئی جُرم کا شک اسی پر ہے تحقیقات ہو رہی ہے +

دہلی کا اخبار لکھتا ہے کہ شہر میں عام طور پر منادی کی گئی کہ آجکل دہلی میں بدمعاش بہت آئے ہوئے ہیں سب لوگوں کو چاہیے کہ اپنے مکان کی کنڈی سویرے دے لیا کریں۔ اور جسوقت دروازہ بند کریں تو پہلے چراغ سے بخوبی دیکھ لیں +

اخبار عام لکھتا ہے کہ دہلی میں پادریوں اور مولویوں میں پھر مناظرہ شروع ہوگیا۔ لیکن ہماری دانست میں مولویوں کا حال یہہ ہے کہ وے معقول جواب پانے پر بھی اپنی ہٹ کو نہیں چھوڑتے اور بار بار انہیں پرانے اعتراضوں کو پیش کرتے ہیں جنکی ضرورت اس زمانہ میں مطلق نہیں +

کلکتہ کے برہمو سماجیوں نے یہہ خواہش ظاہر کی کہ کاغذات مردم شماری میں انہیں ہندو کے بجائے خدا پرست لکھیں۔ کانپور گزٹ اسپر لکھتا ہے کہ بیشک اب لوگ ہندو نام سے نفرت کرنے لگے ہیں +

بقول راجپوتانہ گزٹ مہاراجہ دربھنگہ نے جواب گورنمنٹ بنگالہ کے عمر رضامندی کے مسودہ قانون کی بابت لکھا ہے کہ میں بے تامل کہتا ہوں کہ مجھے اُن مقاصد سے کامل ہمدردی ہے جنسے مخالفین نے مخالفت کی ہے +

کلکتہ کا ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ فارن آفس ہند کا ایک اور کلرک اس جرم میں موقوف کیا گیا ہے کہ اُس نے وہاں کی خبر کسی دیسی ریاست پر ظاہر کی جو اُس سے متعلق تھی +

حضور لفٹنٹ گورنر بنگال نے اہل کلکتہ کے ڈپٹیشن کے جواب میں فرمایا کہ نوجوان تعلیم یافتہ لوگوں سے اندیشہ ہے کہ کانگریس کے خیالات مبالغہ کے ساتھ ظاہر کرینگے اور یہ طریقہ ہندوستان کی حالتوں کے لئے مضر ہے +

مدراس میں ایک شخص پچیس برس ہوئے کہ ایک ساہوکار کے ہاں پانی بھرنے پر نوکر تھا۔ پھر گماشتہ ہوا۔ آخر کار رفتہ رفتہ اسقدر ترقی کی کہ تیرہ لاکھ کی جائداد چھوڑ کر برس کی عمر میں چھوڑ مرا +

سراج الاخبار مخبر ہے کہ مدراسیوں نے بڑی ہمت کا کام کیا کہ ایک تخت سات ہزار دوکانیں بند کر دیں جن میں شراب فروخت ہوتی تھی۔ شاباش +

دارجلنگ میں سینٹ پال سکول کے ایک طالب علم نے شکار کھیلتے ہوئے ایک بلی کو بندوق کا نشانہ بنانا چاہا۔ بلی تو بچ گئی اور ایک بچہ جو درختوں میں تھا گولی لگ کر مرگیا +

مدراس سے ۱۰۵ دائم الحبس قیدی کالے پانی کو بھیجے گئے ہیں۔ اور یہہ بھی سُنا گیا کہ دو ہندوستانی قیدی پانی سے بھاگ گئے ہیں جنکا ابتک کچھ پتہ نہیں لگا۔

قیصر الاخبار لکھتا ہو کہ سرسا میں چند ہندو ایسے ہیں جو صرف گانجہ ہی پیکر جیتے ہیں اور کھانا شاذ و نادر کھاتے ہیں۔ افسوس ان نشوں نے ہندوستانیوں کو کاہل دست بنا رکھا ہو +

مہر نیمروز بحوالہ عالم تصویر لکھتا ہو کہ حافظ عبدالکریم رئیس میرٹھ نے اپنے لڑکے کی برات میں سوا تین ہزار روپیہ کی بکھیر کانپور میں کی۔ ہنود اپنی رسموں کو چھوڑتے جاتے اور مسلمان اختیار کرتے جاتے ہیں +

کانپور گزٹ لکھتا ہو کہ ۲۰ فروری کو جو جلسہ سارت ست کھتری انتکارنی سبھا کا قانون عمر رضامندی کی مخالفت میں کانپور میں ہوا۔ اسمیں لالہ اندری پرشاد شاعر نے کہا کہ ہمارے شاستروں میں چھ برس کی لڑکی کی شادی کرنا روا ہو۔ شرم! +

نامہ نگار رلاڈوہ ضلع انبالہ شاکی ہو کہ وہاں بندروں کی بڑی کثرت ہو۔ لوگوں کو تکلیف دیتے اور کھانا تک مشکل ہو گیا ہو۔ کل ایک لڑکی سے روٹی چھین لی اور اسکو زخمی کر گئے جو ہسپتال میں زیر علاج ہو +

تحصیل پانی پت کے خزانہ سے ایک ہزار روپیہ اڑ گیا۔ آفتاب پنجاب اسپر لکھتا ہو کہ سرکار تحصیلدار سے بھر لیگی یہ کسی مذہبی انجمن کا روپیہ تھوڑا ہی ہو جسکے تحویلدار سے حساب مانگو تو لٹھ لیکر سامنا کرے +

مہم میرانزئی کا مشہور سرغنہ ملک محمد دین گرفتار ہو کر ایک زبردست گارڈ کی حراست میں کوہاٹ کو بھیجا گیا ہو۔ انہنے اس شرط پر اپنے تئیں حوالہ کیا ہو کہ اسکی جان بخشی کیجائے +

مہم میرانزئی اختتام کو پہنچی۔ فوجیں واپس آگئی ہیں صرف ۲۹ رجمنٹ پنجاب کو پیچھے رہنے کا حکم ہوا ہو۔ جو کوہ سامانا پر فوجی چوکیوں کی تعمیر اور سڑکوں کے نکالنے کے کام کی نگرانی کریگی +

آفتاب پنجاب لکھتا ہو کہ اخبار کوہ نور [illegible] نامی ایک شخص کی ایک سو لکھ روپیہ کی ڈگری ہوئی تمام میز کرسیاں۔ قالین شطرنجی وغیرہ قرق ہوئیں تب بھی زر ڈگری پورا نہ ہوا۔ افسوس! +

خوشاب ضلع شاہپور میں دوپہر کو بر سر بازار چار خون ہو گئے۔ قاتل و مقتول دونوں بنیاں قوم سے ہیں یہ خوفناک واردات قرض کے لین دین کے معاملہ میں ہوئی +

کنور ہرنام سنگھ صاحب سی آئی ای حال میں کسی پرایویٹ کام پر ولایت تشریف لیجائینگے۔ انکا قیام وہاں رہنے کا سات ماہ کا ارادہ ہو +

آخری ششماہی ۱۸۹۰ء پنجاب میں ۱۲۷ آدمی کے کاٹنے سے مرے اور اسی عرصہ میں ۸۵۰۴۲ سانپ مارے گئے جنپر ۵۶۶ روپیہ انعام دیا گیا +

امتحان مڈل سکول پنجاب میں امسال ۱۰۳۸ طلبا پاس ہوئے۔ علاوہ ازیں ۹۵ ورنیکولر مڈل امتحان میں پاس ہوئے ہیں +

سرکاری خبریں

مسٹر اے اے ہیرے صاحب قایم مقام ڈسٹرکٹ جج شاہپور کو ولایت جانیکے لئے دو سال کی رخصت فرلو ۱۰ اپریل ۱۸۹۱ء سے عطا ہوئی +

مسٹر ایم ایل ڈیس صاحب قایم مقام ڈویژنل جج ڈیرہ جات کو ولایت جانیکے لئے ایک سال و آٹھ ماہ کی رخصت فرلو ۱۵ تاریخ ماہ مارچ ۱۸۹۱ء سے عطا کی گئی مسٹر اے میرو تھ صاحب رخصت فرلو سے واپس آنے پر بطور قایم مقام ڈویژنل جج قسمت ڈیرہ جات میں تعینات کئے جاینگے +

مسٹر اے انڈرسن صاحب ڈپٹی کمشنر کو ولایت جانیکے لئے ۱۵ ماہ کی رخصت فرلو ۵ تاریخ ماہ اپریل ۱۸۹۱ء سے عطا ہوئی +

رائے بہادر دیوان ہری سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور کو یکم ماہ مارچ ۱۸۹۱ء سے ۲۰ یوم کی رخصت رعایتی عطا کی گئی ہو +

خان بہادر منشی انعام علی صاحب بی۔ اے پروبیشنری اسسٹنٹ کمشنر شاہپور کو دو ماہ ۲۰ یوم کی رخصت اُس تاریخ سے جبکہ مسٹر پی بی آر سپنسر انہیں کام سے سبکدوش کریں عطا کی گئی +

رائے بہادر پنڈت ہری کشن صاحب کول پروبیشنری اسسٹنٹ کمشنر لاہور کو ۱۷ تاریخ ماہ مارچ ۱۸۹۱ء سے ایک ماہ کی رخصت عطا کی گئی ہو +

اصلاح

نور افشاں مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۹۱ء میں منشی دین محمد صاحب کے خط کا جواب میاں شہاب الدین کی درخواست کے بموجب دیا گیا ہو۔ اسمیں لکھا ہو کہ منشی دین محمد صاحب کی تحریر میرے پاس موجود ہو۔ واضح ہو کہ میں نے منشی صاحب کے خط کا جواب لکھنے کے لئے نوٹ لکھا اپنے ایک دوست کو دئیے انمیں ایک نوٹ یہہ تھا کہ "ایک پوسٹ کارڈ ملا ہو جسمیں منشی دین محمد صاحب کیطرف سے یہہ لکھا ہوا ہو کہ جو خط آپکی (یعنی پادری وائٹ بریخٹ صاحب) طرف بھیجا گیا تھا وہ جعلی تھا اور زبردستی مجھ سے اُسپر دستخط کرا لئے گئے تھے"۔ اور میرے دوست نے یہہ سمجھکر کہ یہہ خود منشی صاحب کا پوسٹ کارڈ ہو لکھا مگر اصل میں یہہ پوسٹ کارڈ منشی ہولاسی کا ہو اور انہوں نے منشی دین محمد صاحب کیطرف سے لکھا ہو کہ وہ خط جو پادری وائٹ بریخٹ کیطرف بھیجا گیا جعلی ہو۔ وغیرہ +

راقم بندہ فتح مسیح از انبالہ

غزل

آزار سے گناہ کے ممکن شفا نہ تھی
عیسیٰ کے خوں سوا کوئی اُسکی دوا نہ تھی

تھا خوف بازپرس گناہوں لاتعد
اندوہ و رنج و یاس کی کچھ انتہا نہ تھی

پھرتے تھے مارے مارے تلاش علاج میں
اس حبط دوا کی خبر مطلقاً نہ تھی

مثلِ حباب عمل پہ تھے نازاں پئے شفا
ہمکو نوید فضل کی پہنچی ندا نہ تھی

تھا آسرا نجات کا اعمال نیک پر
دنیا میں کوئی اس سے زیادہ خطا نہ تھی

حاصل ہوئی صحت مدد روح پاک سے
تقدیر ورنہ اپنی تو ایسی رسا نہ تھی

مہر سپہر فضل و عطا مظہر خدا
اوصاف حق سے طبع بشر آشنا نہ تھی

انسانیت کو فخر ہو ذات مسیح سے
عزت تھی خاک کی مگر اسکی ورا نہ تھی

مردے کو زندہ کر دیا روحی الک الفدا
دار فنا میں کوئی اُمید بقا نہ تھی

یعقوب کے ستارے سے روشن ہوا جہاں
شمس و قمر میں اُس سے زیادہ ضیا نہ تھی

دنیا و دیں کی نعمتیں بخشیں جواب خدا
کیا یہ ہو عاسقیہ کی صبح و مسا نہ تھی

نوٹس

۲۳ - فروری سنہ حال کو بوقت شب گوداسپور کے

۲ - اگر شعرائے مسیحی اس وزن پر کچھ لکھیں تو ہم انکے اشعار بخوشی درج اخبار کرینگے * ایڈیٹر

پادری اے بی کالڈول صاحب کے مفصلہ ذیل کرنسی نوٹ چوری ہوگئے ہیں:-

ای/۴۴	۳۱۳۰۱ - فروری ۲۵ سنہ ۱۸۹۱ء لاہور کلکتہ -		۵
ای/۴۴	۴۰۰۴۲	" "	۵
ای/۴۴	۵۰۰۴۳	" "	۵

کارسپانڈنس

جناب ایڈیٹر صاحب

ایک جوان بنگالی بنام بھوانی چندر بنرجی صاحب جنکے چچا کالی چرن بنرجی صاحب پلیڈر ہائیکورٹ کلکتہ کے ہیں اور جو برسوں سے متلاشی دین حق رہے اور جنہوں نے انگریزی زبان میں برہمو سماج کی ترقی کے لئے بارہا لکچر دیئے ہیں اب بعد کامل تحقیقات کے حیدرآباد سندھ میں ۲۶ فروری کو بدست جناب پادری آرمیش صاحب کے بپتسمہ پاکر مسیحی کلیسیا میں شامل ہوئے جماعت کو بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ بابو صاحب اچھی لیاقت اور عمدہ چال چلن کے آدمی ہیں اور اُمید کی جاتی ہے کہ اُنکے وسیلہ اُنکے دوست بھی روشنی اور زندگی حاصل کرینگے وہ پہلے برہمو سماج کے شریک تھے اور تھوڑے عرصہ پیشتر وہ ایک انگریزی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے اور ایک اچھے لکچرار ہیں قبل مسیحی ہونے کے وہ کئی ایک لکچر مسیحی مذہب پر حیدرآباد اور کراچی میں دے چکے ہیں۔ اور اب اُنکا ارادہ ہے کہ آزادانہ بغیر تنخواہ کے خداوند کی خدمت بذریعہ لکچر و وعظ کرتے رہیں ونیاندیوں کے تیر اُنپر نہ چل سکے۔ شاید برہمنیت میں کوشش کرینگے۔ جو نجات کے چاہنے والے ہیں وہ ضرور ڈھونڈھینگے اور پاوینگے۔ پر جو ظلالت کے پیرو ہیں وے تاریکی اور اندھیاپن میں رہینگے۔ اے جوانان سندھ خواب غفلت سے بیدار ہو ؤ۔ روشنی فقط مسیح میں ہے۔ وہ آفتاب صداقت ہے اسی سے تم منور ہوگے توبہ کرو اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ۔ دیر مت کرو۔ آج نجات کا دن ہے۔ آج قبولیت کا وقت ہے*

راقم الفرنڈ - کراچی

لودیانہ

سُنا گیا کہ ہفتہ حال میں ایک معزز مسلمان خاندان میں تقریب ختنہ پر لڑکوں کو قبل از ختنہ بنگ پلائی گئی۔ تاکہ تکلیف نہ ہو۔ حاضرین میں سے ایک مسلمان نے اس بات پر اعتراض کیا جس کا خیال تھا کہ بنگ جس کا شرع محمدی کے موافق نہ صرف پینا حرام ہے بلکہ یہانتک نجس بتلائی گئی ہے کہ اگر مسلمان کے کپڑے پر اُسکا چھینٹا پڑ جائے تو اس جگہ سے کپڑے کو دھونا نہیں بلکہ کاٹ ڈالنا چاہیئے۔ پس ایک عمل سنت ادا کرنے میں ایسی اشد حرام شے کا استعمال کرنا کیونکر جائز سمجھا گیا چنانچہ اُسکا جواب یہہ دیا کہ بطور دواکے رفع تکلیف کی خاطر مضائقہ نہیں۔ معلوم نہیں کہ اور مسلمان لوگوں کا اس معاملہ میں کیا خیال ہوگا۔ ہماری رائے میں بجائے بنگ کے کلوروفارم اگر سنگھا دیا جاتا تو کیا قباحت تھی۔ مسلمانوں میں رسم ختنہ گو کہ اُنکی شریعت کے مطابق سنت ہے مگر ایسی ضروری خیال کی گئی ہے کہ اسکے ادا کرنے میں خواہ فرض ترک ہو تاہم اُسے عمل میں لانا واجب ہے۔ چنانچہ اکثر بالغوں کا ختنہ کرنے میں فرض ستر پوشی ترک کیا جاتا ہے۔ علی ہذالقیاس

ہفتہ ہذا کی یہہ رپورٹ ہے پیدائش ۱۸ - اموات ۰ صحت عموماً اچھی ہے کسی بیماری کی شکایت نہیں*